روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۳ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۱ فتح ۱۳۷۰ ہش، ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۹

امیر کو ویٹو کے اختیار کی حد بندی

"امیر کو بعض اوقات مجلس (عاملہ) کے فیصلوں کو ویٹو کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور وہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ مجلسِ عاملہ کا یہ فیصلہ جماعت کی اعلیٰ اغراض کے منافی ہے اور جماعت کے لئے بعض خطرات پیدا کر سکتا ہے۔ اس صورت میں امیر کو یہ اختیار ہے کہ وہ ویٹو کر دے لیکن امیر کا فرض ہے کہ ویٹو کرنے کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر مرکز کو اس ویٹو کرنے کی وجوہات سے مطلع کرے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدائے تعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جدا ہونے لگتا ہے مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ خدا جانے زندگی کا بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات نصیب ہو گی یا نہیں پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں۔ بیوی ہے، بچے ہیں اور رشتہ دار ہیں۔ مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے اس کے جدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم بچے تھے اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کر لے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۲)

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرّہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳۲)

درخواستِ دعا

مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں:-

مکرم چوہدری محمود نصر اللہ صاحب نے کینیڈا سے اطلاع دی ہے کہ ان کا بیٹا عزیز زاہد نصر اللہ کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ دماغ کا وہ حصہ جو سانس کو کنٹرول کرتا ہے، وہ متاثر ہوا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز کو اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

پنشنران صدر انجمن احمدیہ متوجہ ہوں!

دفتر محاسب کو پنشنران صدر انجمن احمدیہ کے زیرِ کفالت افراد کی تفصیل بمعہ تصدیق صدر محلہ / امیر مقامی فوری طور پر درکار ہے۔ اس لئے تمام پنشنران اپنے زیرِ کفالت افراد (صرف بیوی۔ بچے) کی تفصیل فوری طور پر دفتر محاسب کو بھجوا دیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

غریبوں کے غموں میں بھی شریک ہو جائیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"خوشیوں میں شریک کرنا اور بات ہے اور کسی کے غم میں شریک ہونا اور بات ہے اور یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ بہت سے امیر ایسے ہیں اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے ہیں جو چندوں کے علاوہ اور دینی خدمات کے علاوہ مسلسل غرباء پر کچھ خرچ کرتے ہیں۔ صدقات کی صورت میں بھی اور ذاتی طور پر اپنے غریب رشتے داروں کی مدد کے ذریعے بھی۔ اس کو کہتے ہیں اپنی خوشیوں میں دوسرے کو شریک کرنا لیکن غم میں شریک ہونے والا مضمون اس سے کچھ مختلف ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ جب ربوہ میں پہلی مرتبہ میں نے یہ نصیحت کی کہ اس عید میں آپ اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کریں تو ساتھ ہی یہ بھی سمجھایا کہ ان کے گھروں پر بھی جائیں اور ان کے حالات دیکھیں۔ پہلی دفعہ ان لوگوں کو جو ہمیشہ سے نیکی کرنے والے تھے واقعۃً آنکھوں کے سامنے لوگوں کے دکھ نظر آئے۔ اس قدر مغلوب ہوتے ہیں

باقی صفحہ ۴ پر

"میرے خطبے میرے الفاظ میں جماعت کے افراد تک پہنچائے جائیں"

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

"جماعت کی عدم تربیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ساری جماعت تک آئمہ کے خطبے نہیں پہنچتے۔ میں جب زور دیتا ہوں کہ میرے لفظوں میں جماعت تک یہ آواز پہنچایا کرو تو مجھے ذرا بھی اپنے خطبے پڑھوانے کا شوق نہیں ہے۔ (ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)۔

اگر یہ (اللہ کی پناہ) دکھاوا ہے تو میں اس دکھاوے پر لعنت ڈالتا ہوں مگر میں جانتا ہوں، میرا دل جانتا ہے کہ بڑی محنت کے ساتھ، بڑے سوچ بچار اور دعاؤں کے ساتھ میں ایک تربیت کا پروگرام بناتا ہوں۔ مہینوں اس پروگرام پر وقت خرچ کرتا ہوں اور میرا دل چاہتا ہے کہ ہر احمدی میری آواز میں میری بات خود سن لے۔ اگر (اردو) نہیں سمجھ سکتا تو اس کے ترجمے اس تک پہنچ جائیں اور ان ترجموں کو سن کر وہ فائدہ اٹھائے کیونکہ وہ

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱ر فتح ۱۳۷۰ہش ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۱ء

خوشبو اور برکت

کیا ہم میں خوشبو اور برکت ہے۔ برکت والی بات تو شاید ہم سب سمجھ جائیں کہ نیک لوگوں میں برکت ہوتی ہے لیکن خوشبو کیسے ہو سکتی ہے۔ خوشبو کے متعلق یہ جان لینے کی ضرورت ہے کہ خوشبو صرف پھولوں یا عطریات ہی میں نہیں ہوتی اچھی باتوں اور اچھے کردار میں بھی خوشبو ہوتی ہے۔ اگر ہماری باتیں اچھی ہیں۔ اگر ہمارا کردار اچھا ہے تو ہمارے ارد گرد کے لوگوں کو ہمارے وجود سے خوشبو آئے گی اور یہ خوشبو ہی تو ہے جو کسی کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ صالحین کے ساتھ رہو۔ ان کی معیت اختیار کرو۔ تو وہ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ ان میں ایک خوشبو ہوتی ہے اور اس خوشبو کو حاصل کرنے کے لئے ان کے ساتھ رہنا پڑتا ہے۔

بہرحال خوشبو اور برکت پیدا کرنے کے لئے۔ جس سے ہم خود بھی مستفید ہوں اور ہمارے ماحول کے لوگ بھی ــ یہ لازم ہے کہ ہماری باتیں بھی اچھی ہوں اور ہمارا کردار بھی۔ اور لوگ خود بخود ہماری طرف کھینچے چلے آئیں۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ــ فرماتے ہیں:-

"جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اُسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دُور تک اس کی چمک دکھائی دیتی ہے اور دُنیا میں اصل چمک انہیں کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں ان کی چمک دائمی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے جس کو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنے کا اس میں مادّہ ہے وہ فوراً سمجھ جائے گا"

بات خوشبو اور برکت سے شروع ہوئی تھی۔ حضور اقدس کے ارشاد سے پتہ چلا کہ خدا کا بندہ ہونا ضروری ہے۔ فریب اور مکر سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیئے اور اپنے اندر ایسی چمک پیدا کرنی چاہیئے جیسے چاند اور سورج میں ہے بلکہ اس چمک کو دائمی بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ زندگی میں قائم رہے اور زندگی کے بعد بھی۔
یہی خوشبو اور برکت ہے جس کا حاصل کرنا مقصودِ حیات ہے

کبھی کسی کو دبا کر دبا نہیں سکتے
وہ اور ابھرے گا اس کو مٹا نہیں سکتے
خدا کے فضل سے بنیاد ہے بہت مضبوط
ہمیں اکھاڑنا کیسا، ہلا نہیں سکتے

ــــــ ابوالاقبال

مَیں اس سے کہتا ہوں دل سے نظر کو پار نہ کر
وہ مجھ سے کہتا ہے یہ راز آشکار نہ کر

گلوں کے ساتھ جو مل کر تو ہنس نہیں سکتا
چمن کو چھوڑ دے رسوائیِ بہار نہ کر

ملے جو دُرد بھی ساقی کے ہاتھ سے پی لے
تُو مے پرست ہے جھُوٹی بھی ہو تو عار نہ کر

اگر تُو گُل نہیں دامن نہ چاک کر اپنا
اگر تُو لالہ نہیں دل کو داغدار نہ کر

اگر کنارہ ہے تِل بھر نہ اپنی جا سے سرک
اگر تو موج ہے دم بھر کہیں قرار نہ کر

شراب خانہ میں فتنے اُٹھا نہ اے واعظ
تُو اپنی خیر منا ہم کو ہوشیار نہ کر

روشن دین تنویر

فضلِ عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ	تعداد خالی آسامی
۱	ریڈیالوجسٹ	۴۲۵۶ـ۱۶۸ـ۲۲۴۰	۱
۲	میڈیکل آفیسر (امراضِ چشم)	۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰ NPA ۵۰۰ مہنگائی الاؤنس ۲۶۹	۱
۳	ویمن میڈیکل آفیسر (گائنی)	۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰ NPA ۵۰۰ مہنگائی الاؤنس ۲۶۹	۱
۴	میٹرن	۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰ مہنگائی الاؤنس ۲۶۹	۱
۵	سٹاف نرس	۲۵۵۵ - ۶۵ - ۱۲۵۵	۲
۶	لیبارٹری ٹیکنیشن	۲۲۳۰ - ۵۵ - ۱۱۳۰	۱
۷	اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ	۲۰۸۰ - ۵۰ - ۱۰۸۰	۱
۸	پلمبر	۱۴۹۰/ - ۴۰/۱۰۱۰ - ۳۰ - ۷۷۰ ۱۸۹۰ - ۵۰ مہنگائی الاؤنس ۲۰۰	۱

درخواستیں امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء تک دفتر فضلِ عمر ہسپتال پہنچ جانی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلقِ عظیم کی چمکار

عبدالسمیع خان

غزوات میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ظہور

دشمنوں سے حسنِ سلوک

بدر کے میدان میں دشمن پہلے پہنچ گیا تھا اور جنگی نقطہ نظر سے بہت ہی اچھی جگہ پر قابض ہوگیا۔ مسلمانوں نے پانی کے چشمہ پر پڑاؤ ڈالا۔ خشک چشمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور توجہ سے پانی اُبلنے لگا۔ بارش نے مزید کمی پوری کر دی۔ دشمن پانی کی تلاش میں چشمہ پہ آیا۔ صحابہؓ نے روکنا چاہا مگر رحمت مجسم نے فرمایا نہ روکو اور پانی لینے دو۔

تاریخ کہتی ہے کہ جنگ کے بعد ان پانی لینے والوں میں صرف ایک فرد بچا تھا یعنی حکیم بن حزام جو بعد میں مسلمان ہوگئے اور اس دن کو یاد کر کے کہا کرتے تھے "قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بدر کے دن بچایا"
(سیرت ابن ہشام جلد ۲ صـ۲۷۲)

جب اللہ تعالیٰ نے بدر میں آپؐ کو فتح عطا فرمائی تو آپؐ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ رؤسائے قریش کو ایک جگہ جمع کر کے دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک گڑھے میں چوبیس رؤسا کی لاشوں کو اکٹھا دفنا کر دیا گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ حتی الوسع کسی لاش کو بغیر ڈھکے نہیں رہنے دیتے تھے خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ واپسی سے قبل آپؐ اس گڑھے کے پاس تشریف لے گئے پھر ان میں ایک ایک کا نام پکارا اور فرمایا:

تم نے اس وعدہ کو حق پا لیا ہے جو خدا نے مجھ سے کیا تھا۔ نیز فرمایا: یعنی اے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگو! تم اپنے نبی کے بہت برے رشتہ دار بنے۔ تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسرے لوگوں نے میری تصدیق کی۔ تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے خلاف جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ اپنے اندر ایک عجیب درد والم رکھتے ہیں اور ان سے اس قلبی کیفیت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ ہو سکتا ہے جو اس وقت آپؐ پہ طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قریش کی مخالفت کی گزشتہ تاریخ آپؐ کی آنکھوں کے سامنے تھی اور آپؐ عالم تخیل میں اس کا ایک ایک ورق الٹائے جاتے تھے اور آپؐ کا دل ان اوراق کے مطالعہ سے بے چین تھا۔ آپؐ کے یہ الفاظ اس بات کا بھی یقینی ثبوت ہیں کہ اس سلسلہ جنگ کے آغاز کی ذمہ داری کلیۃً کفار مکہ پر تھی۔ جیسا کہ آپؐ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اے میری قوم کے لوگو تم نے مجھ سے جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔

بدر کے قیدیوں میں قریش کے خطیب سہیل بن عمرو بھی تھے جو صلح حدیبیہ کے موقع پر سفیر بن کر آئے تھے اور اپنے زور خطابت سے قریش میں آگ لگا دیتے تھے۔ حضورؐ کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکاتے تھے حضرت عمرؓ نے رائے دی کہ سہیل کے دانت تڑوا دیئے جائیں تاکہ ان کی طاقت لسانی ختم ہو جائے مگر سرور دو عالمؐ نے یہ سن کر فرمایا شاید اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے کوئی اچھا کام لے۔ چنانچہ وصال نبوی کے بعد جس مضمون کا خطبہ حضرت صدیق اکبرؓ نے مدینہ میں دے کر لوگوں کو حوصلہ دیا بالکل اسی مضمون کا خطبہ سہیل نے مکہ میں دیا اور ارتداد کے سیلاب کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ مکے والو تم نے اسلام لانے میں بڑی تاخیر کی اب کہیں ایسا نہ ہو کہ ارتداد میں جلدی کی غلطی کر بیٹھو۔
(اسد الغابہ جلد ۲ صـ۳۷۲)

جنگ احزاب میں ایک کافر سردار خندق میں گر کر ہلاک ہوگیا اور نعش پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ کفار نے پیشکش کی کہ دس ہزار درہم لے لیں اور یہ نعش ان کے حوالے کر دیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مردہ فروش نہیں۔ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے اور بلا معاوضہ وہ نعش واپس کر دی۔
(شرح المواہب جلد ۲ صـ۱۹۴)

فتح خیبر کے بعد قلعہ ناعم کے ایک یہودی سردار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض مسلمانوں کی شکایت کی کہ وہ ہمارے جانور ذبح کر کے کھا رہے ہیں۔ ہمارے پھل اجاڑ رہے ہیں اور عورتوں پر بھی سختی کی جا رہی ہے۔ یہ یہودی دشمن ہونے کے باوجود بھی رسول اللہؐ سے انصاف کی توقع لے کر آیا تھا اور آنحضرتؐ سے اس یہودی کی سچی توقع پوری ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے فرمایا کہ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر مسلمانوں میں یہ اعلان کریں کہ جنت صرف مومنوں کو ہی ملے گی۔ نیز سب کو نماز کے لئے بلانے کا ارشاد فرمایا۔ جب صحابہ اکٹھے ہو گئے تو نماز کے بعد آنحضرتؐ نے تقریر فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جو کچھ حرام کر دیا ہے اس کے علاوہ کوئی چیز حرام نہیں مگر یاد رکھو اس کے علاوہ بھی اوامر اور نواہی مجھے دیئے گئے ہیں سنو اللہ تعالیٰ تمہیں بلا اجازت اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونے اور ان کے پھل کھانے کی اجازت نہیں دیتا جب کہ وہ اپنا حق ادا کر رہے ہوں جو ان کے ذمہ ہے۔
(السیرۃ المحمدیہ صـ۳۲۸)

آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ بعض لوگوں نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل خیبر کے کچھ جانور پکڑ کر ذبح کر لئے ہیں اور ان کا گوشت پک رہا ہے۔ آپؐ نے فوراً وہ ہانڈیاں توڑ دینے اور گوشت گرانے کا حکم دیا۔
(بخاری کتاب المغازی غزوہ خیبر)

اس طرح آپؐ نے مسلمانوں کے جذبات، ان کی بھوک اور فاقہ کی قربانی تو دے دی لیکن امانت اور دیانت کے اصولوں کو فراموش نہ کیا۔ آنحضرتؐ خوب جانتے تھے کہ جب فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں تو ان نازک لمحات میں برے اخلاق اور بدعتیں بھی چور دروازوں سے داخل ہو جایا کرتے ہیں حتی کہ حلال و حرام کی تمیز بھی باقی نہیں رہتی۔ اس مصلحت کے پیش نظر فتح خیبر کے موقع پر حلت و حرمت کے احکام کا اعلان کر کے آنحضرتؐ نے مسلموں کے لئے کچھ پابندیاں لگا دیں۔

فتح کے دوران تورات کے بعض نسخے بھی مسلمانوں کو ملے۔ یہودی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہماری کتاب مقدس ہمیں واپس کی جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ یہود کی مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دو۔ مذہبی رواداری کی یہ تحتی عظیم الشان مثال ہے (السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صـ۴۹)

مگر احسان پہ احسان دیکھ کر بھی یہود کی بدعہدیاں ختم نہیں ہوئیں۔ انہوں نے رسول خداؐ کو زہر دے کر قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور ایک سریع الاثر زہر بہت بڑی مقدار میں ران کے گوشت میں پکا کر حضورؐ کو سلام بن مشکم کی بیوی زینب کے ذریعہ تحفہ بھجوایا گیا۔ حضورؐ کو یہ کھانا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا ہی تھا کہ زہر کا احساس ہوگیا۔ ایک صحابی حضرت بشرؓ نے لقمہ نگل لیا۔ جو کچھ عرصہ بعد اسی زہر سے ہلاک بھی ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے اس عورت اور دوسرے یہودیوں کو بلایا اور پوچھا کہ اے یہودیو سچ سچ بتاؤ تم نے اس گوشت میں زہر کیونکر ڈالا؟ وہ عورت کہنے لگی ہم نے کہا اگر آپؐ سچے نہیں تو آپؐ سے نجات مل جائے گی اور اگر سچے ہیں تو زہر آپؐ پر اثر نہیں کرے گا۔ رسول کریمؐ نے بڑے جلال سے فرمایا خدا تعالیٰ تمہاری قتل کی تمام کوششوں کے باوجود تمہیں ہرگز میرے قتل کی طاقت نہیں دے گا۔ اس زہر کے اثر سے آنحضورؐ کے لہوات پھول کر لٹک گئے تھے۔ آخری عمر میں آپؐ کو اس زہر کے اثرات سے بہت تکلیف ہوتی تھی۔
(السیرۃ المحمدیہ صـ۳۲۹)

میرے آقاؐ جب مرض الموت میں آخری سانس لے رہے تھے تو حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے اے عائشہ! میں اب تک اس زہر کی اذیت محسوس کرتا رہا ہوں جو خیبر میں یہودیوں نے مجھے دیا تھا اور اب بھی میرے بدن میں اس زہر کے اثر سے کٹاؤ اور جلن کی کیفیت ہے۔ مگر رسول اللہؐ اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا کرتے تھے۔ آپؐ نے اس پر بھی یہود کو بخش دیا اور اس عورت کو معاف کر دیا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی باب مرض النبی و وفاتہ)

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

سفر خیبر کو محفق اور محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دانشمندانہ اور مدبرانہ قدم اٹھایا کہ حضرت عباد بن بشرؓ کی سرکردگی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہراول دستہ اپنے قافلہ سے آگے روانہ فرما دیا۔ حسنِ اتفاق سے اس دستہ نے ایک یہودی جاسوس کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھ گچھ کی گئی۔ پہلے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا پھر جان کی امان مانگ کر بتایا کہ غطفان کا ایک سردار اپنی فوج لے کر خیبر کے قلعوں میں موجود ہے اور مزید امداد کے لئے یہودی سردار غطفانیوں کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ اس نے مزید بتایا کہ عام یہودی آبادی کی طرف سے حملہ کی اطلاع ملنے پر مجھے جاسوسی کے لئے بھیجا ہے۔ عباد نے جب اسے آنحضرتؐ کے حضور پیش کر کے سب حالات عرض کئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ جاسوس ہے اسے قتل کر دیا جائے۔ عبادؓ نے کہا کہ نہیں میں نے اسے امان دی ہے۔ عہد کو پورا کرنے والے اور امان کا پاس کرنے والے میرے آقا و مولا نے اس یہودی جاسوس کے حق میں فیصلہ دیا اور عبادؓ سے فرمایا کہ خیبر پہنچنے تک اس کی حفاظت کی جائے یہاں تک کہ اس کا معاملہ کھل جائے۔ خیبر پہنچ کر یہ یہودی جاسوس آنحضرتؐ کے کریمانہ اخلاق اور مسلمانوں کا حسن سلوک دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

(فتح خیبر صفحہ ۲۶)

جب دس ہزار قدوسیوں کا لشکر چاروں طرف سے شہر مکہ میں داخل ہوا تو نہ قتل و غارت کا بازار گرم ہوا نہ قتل عام کی گرم بازاری بلکہ امن و سلامتی کے شہنشاہ کی طرف سے یہ اعلان جاری ہوا کہ "جو شخص مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے گا اسے بھی امان دی جائے گی۔ جو ہتھیار پھینک دے گا اور اپنا دروازہ بند کر لے گا اسے بھی امان دی جائے گی اور جو شخص بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اسے بھی امان دی جائے گی۔"

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۳، صفحہ ۹۳)

ہمارے آقاؐ کا بلالؓ کے جھنڈے کو امن کا نشان قرار دینا علم النفس کے لحاظ سے آپؐ کے اخلاق فاضلہ کی زبردست مثال ہے۔ کوئی وقت تھا جب مکہ کے لوگ بلالؓ کو سخت اذیتیں دیا کرتے تھے اور مکہ کی گلیاں بلالؓ کے لئے ظلم و تشدد کی آماجگاہ تھیں۔ رسول کریمؐ نے سوچا آج بلالؓ کا دل انتقام کی طرف مائل ہوتا ہو گا۔ اس وفادار ساتھی کا انتقام لینا بھی ضروری ہے لیکن ہمارا انتقام بھی اسلام کی شان کے مطابق ہونا چاہیئے۔ پس آپؐ نے گردنیں کاٹ کر بلالؓ کا انتقام نہیں لیا بلکہ بلالؓ نے جو کبھی مکہ کی گلیوں میں ذلت اور اذیت کا نشان رہ چکا تھا۔ آج نبی کریمؐ نے اسے اہل مکہ کے لئے امن کی علامت بنا دیا۔ بلالؓ کے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا اور بلالؓ کے جذبات کا خیال بھی رکھا۔ لیکن رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا۔

پھر عفو عام کا یوں اعلان فرمایا:

کہ جاؤ تم سب آزاد ہو تم سے کوئی پرسش نہ کی جائے گی اور نہ صرف میں خود تمہیں معاف کرتا ہوں بلکہ اپنے رب سے تمہارے لئے عفو کا طلبگار ہوں۔

یہ وہ سچا عفو تھا جس کے چشمے میرے آقاؐ کے دل سے پھوٹے اور مبارک ہونٹوں سے جاری ہوئے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳)

اس رحمت عام اور عفو تام کو دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں ہے۔ مستشرقین بھی اس حیرت انگیز معافی کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور اس عظیم رسولؐ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ بطور نمونہ سٹین لے لین پول کا فتح مکہ کے بارے میں تاثر پیش کرتا ہوں وہ اپنی کتاب (ISLAM AND THE PRO-PHET) میں لکھتا ہے "اب وقت تھا کہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خونخوار فطرت کا اظہار کرتے۔ آپ کے قدیم ایذا دہندے آپؐ کے قدموں میں آپڑے ہیں۔ کیا آپ اس وقت بے رحمی اور بے دردی سے ان کو پامال کریں گے؟ یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے کا ہے۔ اس وقت ہم ایسے مظالم کے پیش آنے کی توقع کر سکتے ہیں جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور جن کا خیال کر کے اگر ہم پہلے سے نفرین و ملامت کا شور مچائیں تو بجا ہے۔ مگر یہ کیا ماجرا ہے کہ بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی۔ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں۔ واقعات سخت بے درد ہوتے ہیں (کسی کی رعایت نہیں کرتے) اور یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن محمدؐ کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی۔ وہی دن آپؐ کی اپنے نفس پر فتح حاصل کرنے کا دن تھا۔ قریش نے سالہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپؐ پر ڈالی تھی آپؐ نے کشادہ دلی کے ساتھ ان تمام باتوں سے درگذر کی اور مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دے دیا۔"

(بحوالہ الفرقان جنوری، فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۵)

مکہ والوں کے ساتھ جنگ کا سلسلہ جاری تھا کہ ثمامہ بن اثال رئیس نجد کے اسلام لانے پر انہوں نے غلہ کی برآمد مکہ میں روک دی۔ جس سے کفار قریش چیخ اٹھے اور حضورؐ کی خدمت میں اجازت کی درخواست کی۔ حضورؐ نے منظوری دی کہ بدستور انہیں غلہ جائے گا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اسی طرح سات سال تک مکہ میں قحط پڑا تو آنحضرتؐ نے ۵۰۰ دینار ابوسفیان کو بھیجے تا کہ مکہ کے فقراء میں تقسیم کئے جا سکیں۔

(المبسوط للسرخسی جلد ۱۰، صفحہ ۹۲)

خیبر کے ایک یہودی رئیس کا گلہ بان ایک حبشی غلام تھا۔ وہ بکریاں لے کر شہر کی طرف آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ باہر مسلمانوں کی فوج نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس موقع پر ہمارے سید و مولا کا شوق تبلیغ دیکھنے کے لائق ہے۔ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ تبلیغ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو حقیر نہ جانتے تھے۔ آپؐ اس حبشی غلام کو اسلام کی دعوت دینے لگے۔ اس نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ حضور نے فرمایا جنت بشرطیکہ اسلام پر ثابت قدم بھی رہو۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں اب یہودیوں کے پاس تو جا نہیں سکتا اور یہ بکریاں میرے پاس ایک یہودی کی امانت ہیں میں ان کو کیا کروں؟ بھوک اور فاقے کے ایام میں یہ کتنا بڑا امتحان تھا لیکن ہمارے آقاؐ تو نہ صرف خود کٹھن امتحانوں میں پورا اترتے بلکہ دوسروں کو بھی ایسے ابتلاؤں سے نکال کر لایا کرتے تھے۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کو بھوک اور فاقہ کی قربانی دے کر امانت کی حفاظت کا فیصلہ فرمایا اور یہ خیال آپؐ کی امانت میں کوئی فرق پیدا نہ کر سکا کہ یہ بکریاں تو آپ کی مہینوں کی خوراک بن سکتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر کے ہانک دو۔ خدا تعالیٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ غلام نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں قلعے والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۳، صفحہ ۳۵۸)

بقیہ: صدا سے آگے

بعض لوگ کہ مجھے انہوں نے لکھا کہ ہم بتا نہیں سکتے کہ کیسا دکھ ہم نے محسوس کیا تھا۔ کیسا اپنے آپ کو گنہگار سمجھا تھا جن گھروں کو ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے کبھی تحفے بھیج دیئے۔ بڑے خوش ہو گئے۔ بہت ان کی خدمت کر دی۔ جب قریب جا کر دیکھا تو کیسی ترسی ہوئی حالت میں ان کے بچوں کو پایا ہے۔ کیسے دکھوں میں ان کو دیکھا ہے

ان کے گھروں کی حالتیں دیکھی ہیں۔ اور ہمارے اندر تو ایک انقلاب برپا ہو گیا ہے۔ پس صرف خوشیوں میں شریک نہیں ہونا غموں میں شریک ہونا ہے اور ایک عید میں نہیں بلکہ ہمیشہ آپ بنی نوع انسان کے غموں میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے محلوں سے اتریں اور غریبوں کی کٹیاؤں میں جائیں۔ ان کو قریب سے دیکھیں ان کے اصلاح احوال کی کوشش کریں .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ساری زندگی صرف خوشیاں بانٹنے میں نہیں گزری دکھ بانٹنے میں گزری ہے اور ایسا دکھ بانٹا ہے کہ خدا نے آپ کو مخاطب ہو ہو کر فرمایا کہ اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک نہ کر لینا۔ یہ وہ وسیلہ ہے جو ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ یہ وہ عاجزانہ راہیں ہیں جو ہمیں دکھائی گئی ہیں۔ ان راہوں پر آپ چلیں تو قرآن کے الفاظ میں محمد مصطفیٰؐ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کو ضرور لقاء نصیب ہو گا۔ یہ وہ راہیں ہیں جو ناکام اور نامراد نہیں رکھا کرتیں یہ ضرور اپنے محبوب کے در تک آپ کو پہنچا کر چھوڑیں گی۔"

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۱ء)

اعلان گمشدگی: مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو ربوہ سے کوٹ امیر شاہ جاتے ہوئے ایک بیگ گر گیا ہے۔ جس میں ضروری سرکاری کاغذات ہیں۔ جس کسی کو ملا ہو دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

بازیافتہ گھڑی: ایک عدد گھڑی ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر کا بلاواسطہ تو مولانا بشارت احمد بشیر سے کوئی تعلق نہیں لیکن بالواسطہ ضرور ہے اور بہت بڑا تعلق ہے۔ وہ خود اس تصویر میں موجود نہ ہونے کے باوجود اس تصویر کے ذریعے اپنی یاد دلا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اس تصویر میں جو کماسی میں لی گئی تھی۔ مولانا عبدالوہاب آدم تشریف فرما ہیں۔

مَیں نائیجیریا میں حکیم مولانا فضل الرحمن صاحب کے ماتحت دعوت الی اللہ کا کام کرتا تھا تو مولانا بشارت احمد بشیر میری لیگوس سے عدم موجودگی میں پاکستان سے نائیجیریا تشریف لائے اور حضرت حکیم صاحب نے مجھے دورہ کے دوران تحریر فرمایا کہ ایک دلچسپ دوست پاکستان سے آئے ہیں اب آپ دورہ مختصر کرکے واپس لیگوس آجائیے۔ جب میں لیگوس پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ مولانا بشارت احمد بشیر پاکستان سے نائیجیریا کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان سے جلد ہی بڑی گہری دوستی ہوگئی اور ہم دونوں کچھ عرصہ تک اکٹھے دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے لیکن وہ جلد ہی نائیجیریا سے تبدیل ہوگئے اور اس کے بعد انہوں نے سیرالیون اور غانا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ غانا سے واپس پاکستان جارہے تھے۔ تو اس وقت تک حضرت حکیم صاحب بھی پاکستان جاچکے تھے اور نائیجیریا پہنچے تو ان کے ساتھ غانا کے دو طالبعلم بھی تھے۔ ان میں سے ایک عبدالوہاب بن آدم تھے۔ مولانا بشیر کی عادت تھی کہ جب وہ دینی تعلیم و تربیت کے لئے طلباء کو اپنے ساتھ رکھتے تھے تو انہیں پاکستانی کلچر سے بھی آگاہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ جب یہ تینوں نائیجیریا پہنچے تو سہ پہر کے وقت عبدالوہاب بن آدم سے کہنے لگے "وہاب پکوڑے بناؤ"، چنانچہ عبدالوہاب بن آدم نے بغیر کسی تاخیر اور بغیر کسی تردد اور بغیر کسی سے پوچھے پکوڑے بنا کر ان کے (اور ہمارے بھی) سامنے رکھ دئے تھے تو یہ دو طالب علم لیکن ان میں سے ایک غالباً اپنی بیماری کی وجہ سے تعلیم مکمل نہ کرسکے اور عبدالوہاب بن آدم نے جامعہ احمدیہ میں کورس پورا کیا اور اس کے بعد واپس اپنے ملک تشریف لے گئے۔ کچھ دیر انگلستان میں بھی جماعت کے مربی رہے۔ اردو اور عربی پر مولانا عبدالوہاب بن آدم کو جو عبور حاصل ہوا۔ اس کی مثال کم ملتی ہے۔ اچھی خاصی صاف اردو میں خط اور مضمون لکھ سکتے ہیں مولوی فاضل بھی پاس کیا اور جہاں تک تلاوت کا تعلق ہے کہا جاسکتا ہے کہ کسی بھی قاری سے کم ان کی تلاوت حظ نہیں دیتی بہت اچھی تلاوت کرتے ہیں۔ بہت اچھی اردو زبان لکھتے ہیں اور اب کئی سالوں سے غانا کی احمدیہ جماعت کا چارج سنبھالے ہوئے ہیں۔

مَیں ۱۹۷۶ء میں سیرالیون سے پہلی دفعہ واپس آرہا تھا تو غانا میں قیام کے دوران کماسی جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ کماسی کو دیگر امور کے علاوہ احمدیہ جماعت میں ایک تو یہ فضیلت ہے کہ وہاں مغربی افریقہ کا سب سے پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول کھلا اور اس سکول کے تعلیم یافتہ طلباء مختلف ممالک میں اہم خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی کسی تصویر کے سلسلے میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ارشاد کے مطابق نائیجیریا سے بھی اس سیکنڈری سکول میں طلباء داخل کروائے گئے تھے۔ جن میں سے بعض نے بعد میں اپنے ملک کی بڑی اہم خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۶ء میں جب مَیں نے یہ سکول دوبارہ دیکھا تو یوں لگتا تھا کہ ایک یونیورسٹی ہے اس سکول میں مختلف شعبوں کو اتنی ترقی مل چکی تھی کہ غالباً غانا کا کوئی اور سکول اس کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا یا کم از کم میں نے یہی سمجھا تھا۔

اس سکول کو ایک یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ایک وقت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے صاحبزادے محترم مرزا مجید احمد صاحب بھی اس سکول کے پرنسپل (ہیڈ ماسٹر) رہے تھے۔ ان کی موجودگی میں بھی مجھے ایک دفعہ یہ سکول دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ ایک اور اعزاز جو اس شہر کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ الحسن عطا ایم۔ پی۔ ای غانا سے پاکستان تشریف لائے تو ان کی دعوتِ استقبالیہ میں حضرت امام جماعت الثانی نے جو تقریر فرمائی وہ افریقہ کے نہایت شاندار مستقبل کی آئینہ دار تھی اور مجھے یقین ہے کہ وہ تاریخی تقریر نہ صرف ہمارے لٹریچر میں بلکہ آئندہ زمانہ میں مغربی افریقہ کے عمومی لٹریچر میں نہایت محبت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی اور اسے مغربی افریقہ کی ترقی کا پیش خیمہ سمجھا جائے گا۔ الحسن عطا کو اگرچہ مَیں نے پاکستان میں تو نہیں دیکھا تھا لیکن جب وہ واپس غانا جارہے تھے (اور وہ لندن کے راستے واپس گئے تھے) مَیں لندن میں موجود تھا وہاں ان سے ملاقات ہوئی اور اس ملاقات کے کچھ عرصہ بعد جب حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے انگلستان میں منعقدہ کانفرنس کے موقعہ پر خاکسار کو مغربی افریقہ کا رئیس برائے دعوت الی اللہ مقرر فرمایا تو الحسن عطا صاحب کی مجھ میں دلچسپی بڑھ گئی۔ چنانچہ انہوں نے یہ کوشش شروع کردی کہ چونکہ غانا مغربی افریقہ کے درمیان میں واقع ہے اس لئے احمدیہ جماعت کے رئیس کا ہیڈ کوارٹر غانا ہونا چاہیئے اور مَیں جب بھی غانا جاتا آپ مجھے مختلف شہروں میں اچھے اچھے مکانات دکھاتے اور کہتے ان میں سے کسی کا بطور ہیڈ کوارٹر انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ ان کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ ان ملاقاتوں کے بعد ۱۹۹۰ء میں جب مَیں برطانیہ کی احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر وہاں پہنچا تو دیکھا کہ الحسن عطا صاحب بھی وہاں موجود ہیں۔ ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کی ایک بہت پیاری عادت یہ ہے کہ وہ ہنستے ہیں تو کھل کر ہنستے ہیں۔ چنانچہ مجھے دیکھا۔ معانقہ کیا اور خوب کھل کر ہنسے۔ یہ صاحب ایک دفعہ غانا کی احمدیہ جماعت کے صدر مسٹر آرتھر کے ساتھ ایک فٹ بال ٹیم لے کر نائیجیریا بھی تشریف لائے تھے۔ مَیں نے ان سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ لوگ ہار سے دوچار نہ ہوں لیکن مَیں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے مقابلہ میں یہاں کی ٹیم جیت جائے۔ انہوں نے یہ بات سنی اور خوب کھل کھلا کر ہنسے کہنے لگے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ مَیں نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن نہ یہ جی چاہتا ہے کہ آپ جیت کر جائیں اور نائیجیریا کی ٹیم ہار جائے اور نہ یہ جی چاہتا ہے کہ آپ اس وقت ہمارے گھر میں آکر ہار جائیں اور اپنی ہاری ہوئی ٹیم کو لے کر واپس جائیں بہرحال ہم اس بات سے خوب محظوظ ہوئے۔

الحسن عطا میری بائیں جانب بیٹھے ہیں، اور عبدالوہاب صاحب آدم کی دائیں جانب جو دو اشخاص بیٹھے ہیں ان میں سے ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل ہیں اس وقت ہیں یا نہیں یہ تو مَیں نہیں کہہ سکتا لیکن جب یہ تصویر لی گئی تھی اس وقت یہ پرنسپل تھے۔ ان کا نام ہے عبداللہ ناصر بوآٹنگ ان کے زمانے میں سکول نے بہت ترقی کی اگرچہ یہ ساری ترقی انہی خطوط پر تھی جو پہلے متعین کئے جاچکے تھے۔ سب سے پہلے پرنسپل تو ڈاکٹر سفیرالدین صاحب تھے۔ ان کے زمانے میں سکول کا اجرا ہوا اور پھر آہستہ آہستہ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب سے ہوتے ہوئے بات ناصر بوآٹنگ تک پہنچی اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اب یوں لگتا تھا کہ یہ عام سیکنڈری سکول نہیں بلکہ اس کے شعبوں پر نظر ڈالی جائے تو ایک یونیورسٹی لگتی ہے۔

یہ تصویر چائے کی دعوت پر لی گئی تھی اور میز کی کیفیت دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ خاصا تکلف کیا گیا ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ دراصل مولانا عبدالوہاب بن آدم اور محترم الحسن عطا صاحب کی محبت کا نتیجہ تھا۔ ان دونوں سے مجھے بہت محبت ملی ہے اور عبدالوہاب صاحب آدم تو اکثر کہتے سنے گئے ہیں کہ انہوں نے جس طرح مجھے نائیجیریا میں شب و روز دعوت الی اللہ کے کاموں میں مصروف دیکھا تھا۔ اس نے ان کے دل میں ایک نہ مٹنے والا جذبہ پیدا کردیا اب وہ خود اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلے کے ایک بہت بڑے اور بہت اہم مربی ہیں۔ ہماری پاکستان سے بیرونی ممالک کی جماعتوں میں غانا کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ غالباً سارے افریقہ میں سب سے بڑی جماعت غانا ہی میں ہے اور اس کے یہ سربراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی خدمت کی توفیق دی ہے اور انہوں نے اپنی نیکی اور اپنی محنت

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی: عزیزہ بشریٰ ندیم صاحبہ ایم اے بنت مکرم سلطان احمد صاحب آف چک ۹۶/۱۲-ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کا نکاح ہمراہ چوہدری شفیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری علم الدین صاحب آف چک ۹۲/۱۲-ایل تحصیل ساہیوال مورخہ یکم دسمبر ۱۹۹۱ء کو مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ دعا مکرم چوہدری حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال نے کروائی۔

عزیزہ بشریٰ ندیم مکرم عبدالقدیر صاحب اسیر راہ مولیٰ ساہیوال کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب مقصود لنگاہ کارکن پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ابن مکرم چوہدری نذر محمد صاحب لنگاہ آف اور حماں حال دارالصدر جنوبی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امتہ الہادی صاحبہ بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش قادیان مبلغ تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰/-) روپے حق مہر پر مورخہ ۴ر نومبر ۹۱ء کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت المبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر پڑھا۔ مورخہ ۱۳ر نومبر ۹۱ء کو بارات دارالضیافت میں گئی۔ جہاں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ ۱۴ر نومبر ۹۱ء کو دارالصدر جنوبی ربوہ پر دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔

○ عزیزہ سارہ مسعود احمد صاحب بنت مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب پرانی انارکلی لاہور کا نکاح مکرم مختار احمد صاحب ابن مکرم عبدالرحمان صاحب باغبانپورہ لاہور کے ہمراہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر دارالذکر لاہور میں مکرم مربی سلسلہ صاحب نے جمعہ ۲۲ر نومبر ۹۱ء کو پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۹ر نومبر ۹۱ء کو سنت نگر لاہور میں منعقد ہوئی۔ ظفر محمود صاحب صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور نے دعا کرائی اگلے روز سلطان پورہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔

احباب رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم محمد الیاس صاحب (ٹاؤن شپ لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے پندرہ سال بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عبدالحی حمزہ خاں رکھا گیا ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ جھنگ کی والدہ محترمہ کئی دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز ان کے بھائی محمد ارشد صاحب بھی گذشتہ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آج کل گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ آف داتا زید کا شدید بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب۔ چک ۱۲۱ کو کھووال ضلع فیصل آباد ایک مقدمہ میں ملوث ہیں احباب ان کی رہائی کے لئے دعا کریں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ تمام احمدی طلباء اور طالبات کی امتحان میں کامیابی اور ترقیات کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: محترمہ ریاض بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری مظفر احمد صاحب سابق چیئرمین میونسپل کمیٹی چک جھمرہ مورخہ ۳ر دسمبر ۹۱ء صبح ساڑھے چھ بجے بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں بعد نماز مغرب بیت مہدی میں نماز جنازہ ہوئی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ندیم کارکن دفتر وکالت ثالث کی والدہ تھیں۔

○ مکرم رانا عبدالمجید خان صاحب ابن مکرم محمد نواز خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۹ اگ ب ضلع فیصل آباد مورخہ ۵ر نومبر ۹۱ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد از نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت الاقصیٰ ربوہ میں پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم غلام محمد صاحب خادم مورخہ ۴ر دسمبر ۹۱ء بروز بدھ بعمر ۶۹ سال وفات پا گئے موصوف موصی تھے۔ پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں

○ مکرم مستری اللہ بخش صاحب رند۔ بستی رنداں مختصر علالت کے بعد مورخہ یکم دسمبر ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر تقریباً پچاسی برس تھی۔ اور پیدائشی احمدی تھے۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لیے دعا کریں۔

اسیران راہ مولیٰ کی صحت و سلامتی اور جلد رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

اور لگن کی وجہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے) اور اسی طرح امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دلوں میں اپنا ایک مقام پیدا کر رکھا ہے اور اسی وجہ سے جماعت بھی انہیں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے جو تقریر محترم الحسن عطا کے استقبالیہ کے موقعہ پر فرمائی تھی اسے میں نے نائیجیریا سے جاری کئے جانے والی احمدیہ بلیٹن میں شائع کیا تھا۔ اس میں حضور نے اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی کہ افریقہ کی اقوام جنہیں آج تک پسماندہ اقوام سمجھا جاتا تھا۔ وہ اب خدا کے فضل سے آگے آرہی ہیں اور دنیا کا نقشہ بدلنے والا ہے۔ جس میں ان اقوام کو خاصی اہمیت حاصل ہوگی۔ حضور کے یہ الفاظ اور یہ خیالات اب عملی جامہ پہن رہے ہیں اور اس میں کیا شک ہے کہ افریقہ کی اقوام سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابیوں پر کامیابیاں عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ یہ دنیا کو انسانیت کی برابری کا سبق سکھا سکیں

حضرت امام جماعت الثانی کی جس تقریر کا ذکر کیا گیا ہے اس میں حضور نے الحسن عطا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مستقبل میں چاہے یہ مستقبل قریب ہو یا مستقبل بعید میں دیوار پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر کہتا ہوں کہ آپ کی قوم کا مستقبل بہت درخشندہ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے اگرچہ کچھ عرصے کے لئے تو وہ ایسا کرتا ہے لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ وہ ہر قوم کو کبھی نہ کبھی ترقی کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ آپ کو اس یقین سے پُر ہونا چاہیئے۔ اب آپ کا وقت آپہنچا ہے۔ آپ کی قوم اور آپ کی نسل (RACE) اب ترقی کرے گی۔ میں انگریزی کتابیں پڑھا کرتا تھا تو نوجوانی میں مجھے یوں معلوم ہوتا تھا ان کتابوں کے واسطہ سے کہ آپ کی نسل۔ آپ کی قوم۔ دوسروں سے کمتر ہے لیکن جب میری عمر کچھ زیادہ ہوئی اور میں نے قرآن مجید اور احادیث کا مطالعہ کیا تو مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ انگریزی زبان کی کتابوں میں جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ سب نامعقول باتیں تھیں۔

آخر پر حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اب آپ واپس جائیں تو اپنے آپ کو ایک نہایت سچا احمدی ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنے لوگوں کو بتائیں کہ آپ پاکستان۔ ربوہ گئے تھے اور آپ نے دیکھا کہ وہاں بھی آپ کے بھائی موجود ہیں۔ وہاں آپ نے پاکستانی نہیں بلکہ افریقی دیکھے۔ اگرچہ ان کا رنگ اور طرز بود و باش کسی قدر مختلف تھی۔ لیکن وہ افریقن ہی ہیں۔ میں آپ لوگوں سے یعنی تمام افریقہ کے لوگوں سے ایسی قربانیوں کی توقع رکھتا ہوں جو کوئی بھی دوسرا شخص دنیا کے کسی حصے میں کر رہا ہے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ربوہ کی نظریں آپ پر لگی رہیں گی کہ آپ نہایت سنجیدگی کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہیں اور جماعت کی روز افزوں ترقی کا باعث بنتے ہیں

شاید یہ بات بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو کہ جب میں سیرالیون سے پہلی دفعہ واپس پاکستان آرہا تھا اور چند روز غانا میں قیام کیا تھا (حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے کے ارشاد پر) ان دنوں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب بھی غانا میں بطور مربی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اکرہ میں آپ سے بڑی خوشگوار ملاقات ہوئی۔ اب آپ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر اصلاح وارشاد ہیں۔ اور مجلس کارپرداز کے صدر بھی۔ مولانا انور صاحب سے پہلے پہل واقفیت یوں ہوئی کہ آپ کراچی میں مربی تھے۔ میں کراچی اپنی ہمشیرہ کے گھر گیا تو وہاں انور صاحب کا نام سنا کہ بہت اچھی طبیعت کے ہیں اور آپ کے خطبات بڑے مربوط اور مدلل ہوتے ہیں۔ سن کر لطف آتا ہے۔ میں نے کہا پھر تو ان سے ملنا چاہیئے تو بتایا کہ یہیں ملاقات ہو جائے گی۔ آپ اکثر ٹیلیفون کرنے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ آپ آنے ہی والے ہوں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد انور صاحب تشریف لے آئے۔ آپ سے ملاقات کر کے دل بڑا خوش ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر، نومبر ۱۹۹۱ء صـ۳۳ میں جرمنی میں کرکٹ کی نیشنل چیمپئن شپ کے بارے میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ ذیل میں قارئین کی خدمت میں ماہنامہ مذکور کے شکریہ کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

احمدیہ کرکٹ ٹیم نے جرمن نیشنل چیمپئن شپ جیت لی۔

احمدیہ کرکٹ ٹیم نے مورخہ ۱۵ ستمبر ۹۱ء کو میونخ میں منعقد ہونے والے RCC-HANAU کرکٹ کلب کو شکست دے کر پہلی بار نیشنل چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اس سے قبل احمدیہ کرکٹ ٹیم رائن مائن نیکر لیگ کے چیمپئن ہونے کا اعزاز بھی حاصل کر چکی ہے۔ نیشنل چیمپئن شپ کے سیمی فائنل میں جو کہ انگلش گارڈن میونخ میں کھیلا گیا احمدیہ کرکٹ کلب نے میونخ کرکٹ کلب کو ۸ ر وکٹوں سے شکست دی فائنل میچ میں مقررہ چالیس اوورز میں ہماری ٹیم نے ۲۴۷ رنز بنائے۔ ٹیم کے کپتان عبدالسلام بھٹی صاحب نے آٹھ چھکوں اور دس چوکوں کی مدد سے ۱۵۳ اسکور کیے مخالف ٹیم ۱۲۳ رنز پر آؤٹ ہوگئی میچ کے اختتام پر جرمن کرکٹ بورڈ کے ممبر MIKE BREADLY نے کھلاڑیوں میں اسناد تقسیم کیں مین آف دی میچ کا اعزاز بھی مکرم عبدالسلام بھٹی صاحب کے حصہ میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ٹیم کی کامیابی کی اطلاع دی گئی تو حضور نے مبارکباد کا درج ذیل خط تحریر فرمایا۔

لندن — پیارے عزیز صدر مجلس خدام الاحمدیہ
۱۶ ستمبر ۹۱ء — جرمنی (.......)

آپ کی مراسلہ فیکس سے احمدیہ کرکٹ ٹیم جرمنی کی کل جرمنی چیمپئن شپ کے فائنل میچ میں ۱۲۴ رنز کی نمایاں برتری کے ساتھ چیمپئن شپ جیتنے کی خوشکن خبر ملی (.....) آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ آئندہ اس ٹیم کو ظاہری اور باطنی اور روحانی ہر لحاظ سے مضبوط کرے اور اشداء بنا دے اور (....) احمدیت کا نام روشن کرنے کا ذریعہ بنی رہے سب کھلاڑیوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور مبارکباد دیں۔

خاکسار — مرزا طاہر احمد
امام جماعت احمدیہ (الرابع)

احمدیہ کرکٹ ٹیم درج ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔

عبدالسلام بھٹی۔ اعجاز احمد۔ کلیم احمد پاشا۔ سہیل اکرم۔ صلاح الدین۔ طیب احمد۔ تنویر احمد۔ انیس الرحمان۔ حسنات احمد۔ وحید احمد۔ عبدالباسط چیمہ۔ شاہد احمد جمیل۔ عرفان احمد۔

یہ امر بھی انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ احمدیہ کرکٹ کلب کی بی ٹیم نے بھی گذشتہ دنوں رائن مائن نیکر لیگ بھی جیت لی۔ ٹیم بی میں درج ذیل کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

طاہر محمود۔ سردار محمود۔ اعجاز احمد۔ عرفان احمد۔ کلیم احمد پاشا۔ عبدالحمید احمد (کیپٹن) داؤد احمد۔ برکات احمد۔ عبدالقادر کوکب۔ شہناز احمد۔ اعتزاز احمد۔ مبارک احمد راٹھور۔ شرافت اللہ خان۔ نعیم احمد نصیر احمد چغتائی۔

عزیزم آصف محمود باسط صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ نومبر ۱۹۹۱ء میں ٹیبل ٹینس کے بارے میں شائع ہوا ہے یہ مضمون بھی قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی کھیلیں معروف اور مقبول ہوتی ہیں جو گلی کوچوں میں کھیلی جا سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی ایسی کھیلیں جو بہت دلچسپ اور جسمانی صحت کے لئے بہت مفید ہوتی ہیں مگر اس قابل نہیں ہوتی کہ گلی کوچوں میں کھیلی جائیں وہ اکثر ہمارے ہاں مقبول نہیں ہوتیں انہیں چند کھیلوں میں سے ایک "ٹیبل ٹینس" ہے۔ بے شک ٹیبل ٹینس ہمارے ہاں زیادہ مقبول و معروف نہیں مگر دلچسپ کھیلوں میں اس کا شمار کرنا ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ یہ کھیل ہمارے تعلیم یافتہ یا زیر تعلیم طبقے میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ کسی بھی کالج یا یونیورسٹی کے ہوسٹل کے کامن روم میں دیکھیں تو ٹیبل ٹینس کی کم از کم ایک میز ضرور پڑی نظر آئے گی بظاہر تو اس کھیل میں دو اچھے خاصے بندے اچھی طرح ہاتھ دھو کر اس گیند کے پیچھے پڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اگر اس کو کھیلیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک نہایت دلچسپ اور کافی حد تک ورزشی کھیل ہے تو آئیے اب اس کھیل کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ پہلے اس کھیل کیلئے ضروری اشیاء پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

لباس

اس کھیل میں گہرے رنگ کا لباس موزوں رہتا ہے اگر آپ ہلکے رنگ کے کپڑوں میں ہیں تو آپ کا مخالف کھلاڑی سفید رنگ کی اس چھوٹی سی گیند کو دیکھنے میں دشواری محسوس کرے گا۔ خیال رکھیں کہ آپ کے کپڑے کھلے نہ ہوں یعنی آرام دہ ہوں۔ نہ اتنے کھلے ہوں کہ آپ الجھن محسوس کریں اور نہ اس قدر تنگ ہوں آپ کیلئے ہلنا مشکل ہو۔

جوتے

اس کھیل کے لئے مخصوص جوتے ربڑ کے تلے والے ہوتے ہیں۔ کھلاڑی اپنی مزید سہولت کے لئے نرم چمڑے اور چھوٹی ایڑی والے جوتے پسند کرتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ انہی دو اقسام کے جوتے لئے جائیں آپ اپنی سہولت دیکھ کر جو جوتا مناسب سمجھیں یعنی جو کھیل کے دوران کوئی دقت نہ پیدا کرتا ہو، اس کا انتخاب کریں۔

بلا BAT

ٹیبل ٹینس کا BAT تقریباً بیضوی شکل کا ہوتا ہے اس کی دستی کا ہینڈل مضبوط لکڑی کا بنا ہوتا ہے۔ بلے کا وہ حصہ جس سے گیند کو ہٹ کرتے ہیں پلائی ووڈ کا بنا ہوتا ہے اس کے اوپر خاص قسم کی ربڑ کی باریک سی تہہ ہوتی ہے۔ جو گیند کو اچھی طرح ریٹرن کرنے میں مدد دیتی ہے۔

میز

ٹیبل ٹینس کی میز کی اونچائی ۲ فٹ ۶ انچ ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی عام طور پر ۹ فٹ اور چوڑائی ۵ فٹ ہوتی ہے۔ میز کا رنگ سبز ہوتا ہے مگر میز کی تمام لائننگ سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔

گیند

گیند سفید سیلولائیڈ کا بنا ہوتا ہے اس کا کم از کم محیط ۱۱.۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۳ سینٹی میٹر ہوتا ہے۔ اس کا کل وزن ۲.۴۰ تا ۲.۵۳ گرام ہوتا ہے۔

جالی (NET)

میز دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتی ہے ان دونوں حصوں کے درمیان ۱۵.۲۵ سینٹی میٹر اونچی جالی یا نیٹ لگا ہوتا ہے۔

سروس

اس کھیل کا آغاز بھی دوسری کھیلوں کی طرح ٹاس سے ہوتا ہے۔ ٹاس جیتنے والا کھلاڑی پہلے سروس کرواتا ہے۔ لیکن اگر وہ چاہے تو اپنی سائیڈ تبدیل کر سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں اسے سروس چھوڑنی ہو گی اور سروس دوسرا کھلاڑی کرائے گا اس کھیل میں سروس ہر پانچ پوائنٹ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پانچ پوائنٹ کے بعد سروس کروانے والا وصول کرنے والا بن جاتا ہے۔ اور ریسیور سرور بن جاتا ہے۔ یہ گیم ۲۰ پوائنٹ کی ہوتی ہے۔ اکیسواں پوائنٹ حاصل کرنے والا فاتح ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں کھلاڑیوں کے ۲۰، ۲۰ پوائنٹ ہو جائیں تو ہر پوائنٹ کے بعد سروس تبدیل ہو جاتی ہے۔

صحیح سروس

صحیح سروس اس وقت ہوتی ہے جب سروس کرانے والا گیند کو اپنی فارغ ہتھیلی پر روک کر یوں اچھالے کہ مخالف کھلاڑی اور خصوصاً منصف کو ضرور نظر آئے اور پھر اس کو اس طرح بلے سے ہٹ کرے کہ گیند اس کورٹ میں ایک ٹپہ کھا کر نیٹ یا جالی کے اوپر سے ہوتی ہوئی مخالف کھلاڑی کے کورٹ میں ٹپہ کھائے۔ اگر سروس نیٹ کو چھو کر مخالف کھلاڑی کے کورٹ میں گرے تو اسے "لٹ" (LET) کہتے ہیں اور سروس دوبارہ کرائی جاتی ہے۔ گذشتہ پوائنٹ برقرار رہتے ہیں۔ اگر آپ کا مخالف سروس اٹھانے کے لئے تیار نہیں اور آپ سروس کرا دیں تو سروس دوبارہ ہو گی اور پوائنٹ برقرار رہیں گے۔

ریلی

ریلی ایک پوائنٹ حاصل کرنے کی جدوجہد کے دوران کی گئی کھیل کو کہتے ہیں۔ جب آپ گیند کو فارغ ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اچھال دیں گے تو سروس (DONE) ڈن سمجھی جائے گی اور ریلی کا آغاز ہو گا۔ جب آپ سروس کرائیں گے اور گیند آپکے مخالف کے کورٹ میں ایک ٹپہ کھا چکے تو آپ کے مخالف یعنی ریسیور کو چاہیئے کہ گیند کو بلے سے اس طرح ہٹ کرے کہ گیند نیٹ کے اوپر سے ہوتی ہوئی دوبارہ آپ کے کورٹ میں آگرے۔ اگر ریلی کے دوران گیند نیٹ کو چھو جائے مگر مخالف کورٹ میں گر جائے تو ریلی جاری رہتی ہے۔ اور پوائنٹس نظر انداز نہیں ہوتے اگر کوئی کھلاڑی گیند کو واپس ریٹرن کرنے میں ناکام ہو جائے تو ریلی ختم ہو جاتی ہے اور دوسرے کھلاڑی کا پوائنٹ ہوتا ہے۔

گیم اپ

یہ گیم بلیس پوائنٹ کی ہوتی ہے جو کھلاڑی پہلے اکیسواں پوائنٹ حاصل کرے وہ فاتح قرار پاتا ہے۔ اگر کسی موقع پر دونوں کھلاڑیوں کے ۲۰۔۲۰ پوائنٹ ہو جائیں تو ہر پوائنٹ پر سروس تبدیل ہوتی ہے۔ مسلسل دو پوائنٹ حاصل کرنے والا فاتح ہوتا ہے اور یوں ایک گیم ختم ہو جاتی ہے۔ مگر اس کھیل کے مقابلوں میں اکثر بیسٹ آف تھری یا بیسٹ آف فائیو کے ذریعہ فاتح کا فیصلہ ہوتا ہے۔

"نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ نے پنجاب میں مظاہروں پر پابندی لگانے کی تجویز مسترد کر دی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو اپنی رائے کے اظہار کی اجازت ہے لیکن مظاہروں کی آڑ میں قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کے دوران انتظامیہ کی غیر جانبداری واضح طور پر نظر آنی چاہیئے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارے خلاف غیر مہذب زبان استعمال ہو رہی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ غلام محمد کے بعد صدر اسحٰق نے ملک کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے ۔

○ بیگم خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ طشتری میں رکھ کر پیش نہیں کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان حقیقی معنوں میں خود مختار نہیں ہے اس کی تجارتی پالیسی باہر سے مرتب ہوتی ہے ۔

○ جنرل فیض علی چشتی کی تازہ کتاب "بھٹو ضیاء اور میں" میں کہا گیا ہے کہ بھٹو پر میں نے تشدد نہیں کیا تھا یہ خبریں عوامی نفرت کا رخ بدلنے کے لئے جنرل ضیاء نے پھیلائی تھیں جنرل ضیاء کے حکم پر یہ خبریں فیلڈ انٹیلی جنس یونٹ تک پہنچائی جاتی تھیں ۔

○ شہداد پور میں ڈاکوؤں نے ۵ افراد کو اغوا کر کے ۱۲ لاکھ روپیہ تاوان طلب کر لیا ہے ۔ ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ایک گاؤں بکھ دھری کو گھیرے میں لے کر فائر کھول دیا۔ دیہاتیوں نے بھی جوابی فائرنگ کی اس دوران ڈاکو پانچ افراد کو اغوا کر کے لے گئے ۔

○ مسلم لیگی لیڈر اور تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما سردار شوکت حیات کی بیٹی کے ساتھ زیادتی کے خلاف ملک گیر احتجاج جاری ہے لاہور میں خواتین نے ایک جلوس نکالا ۔ مسلم لیگی رہنما ملک محمد قاسم پریس کانفرنس میں رو پڑے انہوں نے کہا فرحانہ میری بھی بیٹی ہے وزیراعلیٰ پنجاب نے وفاقی حکومت اور سندھ کی حکومت سے مطالبہ کیا مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ سردار شوکت حیات کی داستان حیات اقتدار کے ایوانوں میں خطرے کا الارم ہے ۔ سینیٹ کی ڈپٹی چیئرمین نور جہاں پانے زئی نے کہا مجرموں کو ایسی سزا دی جائے کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں۔ سردار شوکت حیات نے اٹک میں اپنے قبیلے کو کہا ہے کہ وہ ۱۴ دن سوگ منائیں اس کے بعد بدلہ لیں ۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے جسٹس عبدالرحیم قاضی کو وینا حیات کے ساتھ ہونے والے ظلم کی تحقیقات پر مامور کیا ہے ۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے تمام محکموں سے خالی آسامیوں کی فہرست طلب کر لی ہے ۔

○ لاہور میں وکلاء اور خواتین نے احتجاجی مظاہروں میں عرفان اللہ مروت کو برطرف کرنے اور گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ۔ سینیٹ کے چیئرمین وسیم سجاد سینیٹر طارق چوہدری اور وزیراعظم کے مشیر روئیداد خان نے سردار شوکت حیات سے ملاقات کی ۔

○ کوآپریٹو اداروں کے مالکان کے وارنٹ جاری کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا ہے ۔

○ پیپلز پارٹی بلوچستان کے رہنما امیر حمزہ بگٹی کے گھر پر بھی راکٹوں سے حملہ کیا گیا ۔

○ محراب پور کے قریب بھی ایک گاؤں پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا ۔ اور ۱۰ افراد کو اغوا کر لیا ۔ اس واقعہ کے بعد اردگرد کے دیہات کے افراد دوسرے شہروں کو ہجرت کر گئے ہیں ۔

○ وفاقی وزیر صحت نے کہا ہے کہ حکومت پی ڈی اے سے مفاہمت میں سنجیدہ ہے ۔

○ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کی صدارت کے مسئلے پر اختلافات ختم کرانے کے لئے کمیٹی قائم کر دی گئی ہے ۔

○ کراچی میں ایک طالب علم فائرنگ سے ہلاک ہو گیا ۔

○ چنیوٹ کے قریب بس درخت سے ٹکرا گئی ۔ ۱۰ افراد ہلاک ۵۰ زخمی ہو گئے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے سردار شوکت حیات کی بیٹی سے ہونے والے سانحہ کا ذمہ دار صدر کو قرار دیا ہے جو اپنے غیر منتخب داماد عرفان اللہ مروت کے ذریعے سندھ میں جبر و تشدد جاری رکھے ہوئے ہیں ۔

○ دادو شوگر مل جتوئی کے خاندان کو فروخت کر دی گئی ہے ۔ جتوئی فیملی کو یہ مل ۳۰ ملین روپے میں بیچی گئی ہے ۔

○ عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو کی تحریک پر ۲۰۰ مردوں عورتوں پر مشتمل امن مارچ کا دستہ گذشتہ روز حیدر آباد پہنچا تو اس کا زبردست استقبال کیا گیا یہ مارچ سکھر سے شروع ہوا تھا اس کا مقصد وفاقی حکومت کی طرف سے بقول ان کے سندھی عوام پر روا رکھی گئی ناجائز کارروائیوں پر احتجاج کرنا ہے

غیر ملکی خبریں

○ سینیگال کے دارالحکومت ڈاکار میں چھٹی سربراہی کانفرنس شروع ہو گئی ہے افتتاحی اجلاس میں سینیگال کے صدر عبدو دیوف کو اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا نیا چیئرمین منتخب کر لیا گیا ۔ کویت کے امیر نے گذشتہ برسوں کی رپورٹ پیش کی ۔

○ ساتویں اسلامی سربراہ کانفرنس سعودی عرب میں ہو گی ۔

○ عرب اسرائیل امن مذاکرات واشنگٹن میں ہو رہے ہیں ۔ یہ مذاکرات پہلے ۴ دسمبر کو ہونا تھے لیکن اسرائیل نے ہٹ دھرمی سے غیر حاضری کی اس وجہ سے یہ مذاکرات اس تاریخ کو نہ ہو سکے ۔

○ بنگلہ دیش کی قائد حزب اختلاف بیگم حسینہ واجد نے کہا ہے کہ بہاری ہم پر بوجھ ہیں پاکستان انہیں اپنے پاس لے جائے ۔

○ فلپائن کی سابق خاتون اول امیلڈا مارکوس پر ٹیکس چوری اور دیگر مقدمات دائر کر دیئے گئے ہیں ۔ وہ کچھ عرصہ قبل امریکہ سے فلپائن آئی تھیں ۔

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

الفاظ دل کی گہرائی سے نکلتے ہیں ۔ خواہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ان میں کیسے ہی نقص کیوں نہ ہوں لیکن بڑا فرق ہے اور سچے دل کے درد سے جو بات اٹھتی ہے، اس کا اور اثر ہوتا ہے ۔ مگر بعض امراء ایک مخفی تکبر کی وجہ سے اس طرف توجہ نہیں دیتے ۔ چنانچہ بعض عہدیدار جو سلسلے کے مربی ہیں اور انہی کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا عہدے دیئے گئے ہیں ۔ تو سب سے پہلے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان باتوں پر عمل کریں لیکن مخفی تکبر سے مراد یہ ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ متکبر ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ (اماماً) وقت کی بات پہنچ گئی ، ٹھیک ہے ہم جو اس کا خلاصہ تیار کر دیتے ہیں ، بس وہی کافی ہے اور ہم نے بات پہنچا دی اور فرض پورا کر دیا ۔ اس کے نتیجہ میں کئی نسلیں تباہ ہو سکتی ہیں ۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ وہ کتنا بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں ۔ کتنی بڑی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں "

(فرمودہ : ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء)

پتہ

FLU CURATIVE SMELL
فلو کیور ٹو سمیل
• ایک بار سونگھنے سے سردی کا اثر غائب • چند بار سونگھنے سے زکام نزلہ کھانسی، فلو، ناک کی بندش گلے کی خرابی اور نمونیہ وغیرہ دور • ایک گھنٹے میں آرام • ایک دن میں شفاء • دس روپے کی شیشی جیب میں رکھیں، اہل خانہ اور دوستوں کے فائدہ اور صحت مندی کیلئے
TRIAL FREE آزمائش مفت
ہر شہر، ضلع اور ملک میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
فی شیشی ۱۰/- روپے۔ ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر ۱۰/- روپے یکساں
راجہ نذیر احمد ظفر چیئرمین کیور ٹو سمیل انٹرنیشنل گولبازار ربوہ پاکستان
فون دفتر: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶ رہائش: ۶۰۷